شرک اکبر

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

توحید اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو دیا جانے والا سب سے بڑا حکم ہے، اسی خاطر اللہ نے مخلوقات پیدا کیں، رسول مبعوث کیے، کتابیں نازل کیں اور آسمان وزمین کو پیدا کیا، اللہ تعالیٰ کے ہر طرح کی عبادت میں وحدہ لاشریک ہونے کے دلائل بے شمار ہیں، بلکہ اس کی ہر مخلوق اس کی توحید الوہیت، توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات پر ایک مستقل دلیل ہے۔

جب توحید پر کاربند ہونا اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حکم ہے، تو اس کی ضد یعنی شرک بھی سب سے بڑا ممنوع کام ہے۔ اسی لیے تمام آسمانی کتب اور تمام انبیا شرک کی تمام انواع واقسام کی تردید کرتے رہے، آئیے اس کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

تعریف:

ایک آدمی نے ابومجلز رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ شرک کیا ہے؟ فرمایا:

أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا .

''یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک بنالے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : ٢٧٦/١، وسندهٗ صحيحٌ)

قتادہ رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَجَعَلُوا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا﴾ (الزُّخرُف : ١٥)

''ان (مشرکین) نے اللہ کے لیے اس کے بندوں میں سے شریک بنا لیے تھے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جزو سے مراد ہمسر اور شریک ہے۔

(تفسير عبد الرّزّاق : ١٩٥/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

امام طبری رحمہ اللہ آیت کریمہ : ﴿ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴾(الأنعام : ١) ''کافر اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یعنی وہ اس کی عبادت میں اوروں کو شریک بناتے ہیں، وہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے باطل معبودوں، بتوں اور آستانوں کی پوجا کرتے ہیں، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کسی چیز کو پیدا کرنے میں اللہ کا شریک نہیں تھا، نہ ان کو نعمتیں عطا کرنے میں کوئی اس کا حصہ دار تھا، بلکہ اس تمام کام میں وہ اکیلا تھا، لیکن وہ پھر بھی غیر کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، سبحان اللہ یہ کیسی فصیح دلیل اور بلیغ نصیحت ہے، لیکن اس کے لیے جو عقل سلیم اور فہم صحیح کے ساتھ اس میں غور وفکر کرے۔''(تفسير الطّبري : ١٤٤/٥)

شرک باطل و بے دلیل عقیدہ ہے:

شرک باطل و بے دلیل عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر مشرکین سے ان کے شرک پر دلیل و برہان کا مطالبہ کیا ہے، لیکن وہ اپنے شرک کو حق قرار دینے کے لیے ایک دلیل بھی لانے سے قاصر رہے، اس کے برعکس اس کے بطلان پر بے شمار قطعی دلائل موجود ہیں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ

مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾(الأنبياء : ٢٤)

''کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ معبود بنا لیے ہیں، ان سے کہہ دیجئے کہ دلیل لاؤ، توحید الٰہی میری اور مجھ سے پہلے (انبیاء کی کتب) کا درس ہے، لیکن ان میں اکثر حق کو نہیں پہچانتے، اس لیے حق سے اعراض کرتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

(النّمل : ٦٤)

''کون ہے، جو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوبارہ (مارنے کے بعد) لوٹاتا ہے اور کون آسمان وزمین سے تمہیں رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی الہ ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اپنی دلیل پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔''

ثابت ہوا کہ مشرکین کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔

۞ علامہ عبد الرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ آیت مبارکہ : ﴿وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ﴾ (الزُّخرُف : ٤٥) ''آپ اپنے سے پہلے مبعوث کیے گئے رسولوں سے پوچھیں کہ کیا ہم نے رحمٰن کے علاوہ کوئی معبود بنائے تھے، جن کی عبادت کی جاتی ہو؟'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''(آپ ان سے پوچھیے کہ) مشرکین کے پاس کوئی دلیل ہو، جس میں وہ کسی رسول کا اتباع کرتے ہوں، اگر آپ ان سے پوچھیں اور ان کے حالات کا

جائزہ لیں، تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے کوئی رسول بھی اللہ کے ساتھ اور معبود بنانے کی دعوت نہیں دیتا تھا، بلکہ اول سے آخر تک تمام رسول اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کا درس دیتے تھے، اس آیت کریمہ سے پتا چلا کہ مشرکین کے پاس اپنے شرک کی تائید میں کوئی قابل اعتبار عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔''

(تفسير السّعدي : ٦٥٠/٦ـ٦٥١)

قرآنی امثلہ:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شرک کی قباحت و بطلان کے سلسلے میں جو دلائل دیئے ہیں، ان میں بہت سی مثالیں بھی ہیں، جن میں شرک اور اہل شرک کو بدترین صورت میں پیش کر کے لوگوں کو ان سے متنفر کیا گیا ہے۔

❁ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرمان باری تعالیٰ : ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾(الزُّمر : ٢٩) ''اللہ تعالیٰ نے مثال بیان کی ہے کہ ایک غلام میں بہت سے جھگڑالو مالک شریک ہیں اور ایک غلام ایسا ہے، جو خالص ایک ہی مالک کا ہے۔ کیا مثال میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ مثال اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مشرک اور موحد کے لیے بیان کی ہے، مشرک اس غلام کی طرح ہے، جس میں ایک جماعت حصہ دار ہے، ان سب کو خوش کرنا اس کے بس کی بات نہیں اور موحد آدمی چونکہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا ہے، تو اس کی مثال ایک آدمی کے غلام کی طرح، وہ اسی کے لیے خاص ہوتا ہے

اور اس کے مقاصد کو بخوبی جانتا ہے، اس کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ بھی اسے معلوم ہوتا ہے، وہ حصہ داروں کے بغض وعناد سے محفوظ ایک ہی مالک کا غیر متنازع فیہ غلام ہوتا ہے، اس کے مالک کا لطف وکرم، شفقت، احسان اور خیر خواہی بھی اسے حاصل ہوتی ہے، کیا یہ دونوں غلام برابر ہو سکتے ہیں؟ ایک ہی مالک کے لیے خاص، اس کی شفقت، تعاون، احسان، نظر کرم اور خیر سگالی کا مستحق بنتا ہے، جبکہ کئی حصہ دار مالکوں کا غلام، اس سے محروم رہتا ہے، سب تعریف اللہ کی ہے، لیکن اکثر مشرک اس بات کو نہیں جانتے۔''

(کتاب الأمثال، ص ۵۳)

۞ نیز آیت مبارکہ : ﴿ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ﴾ (الرّوم : ۲۸) ''اللہ نے تمہارے لیے تم میں سے ہی مثال بیان کی ہے، کیا تمہارے زبردست غلاموں میں سے کوئی ہمارے دیئے ہوئے مال میں تمہارے شریک بن سکتے ہیں کہ تم اس (مال) میں برابر کے حصہ دار ہو جاؤ؟'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ ایک قیاسی دلیل ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین کے لیے بیان کیا ہے جو اللہ کے بندوں اور اس کی زیر مملکت چیزوں کو اس کا شریک بناتے تھے، ان پر ایسی دلیل پیش کی، جس کی حقیقت وہ اپنے نفس کے اندر پاتے تھے اور اس کو سمجھنے کے لیے دوسروں کے محتاج نہیں تھے، سب سے عمدہ دلیل وہ ہے، جو انسان اپنے اندر سے حاصل کرے اور اپنے ہاں معلوم ومعین طریقے سے حجت بنائے، چنانچہ فرمان ہوا کہ کیا تمہارے غلام اور لونڈیاں اس طرح تمہارے

مال اور اہل میں شریک ہو سکتے ہیں کہ وہ تمہارے برابر ہو جائیں؟ جب تم اسے اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، تو میری مخلوق ومملوک ہستیوں کو میرے برابر کیوں کرتے ہو؟ اگر یہ کام تمہاری عقلوں کے مطابق تمہارے لیے باطل ہے، تو میرے لیے اسے کیوں ممکن سمجھتے ہو، حالانکہ یہ کام تمہارے حق میں ممکن ہے، کیونکہ تمہارے غلام تمہاری حقیقی ملکیت نہیں ہیں، بلکہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے مطیع کر دیا ہے، تم دونوں ہی میرے بندے ہو، جبکہ جن کو تم میرے شریک ٹھہراتے ہو، وہ میری مخلوق اور ملکیت ہیں۔ عقل والوں کے لیے آیات اسی طرح تفصیل سے بیان کی جاتی ہیں۔''

(كتاب الأمثال، ص ٢٦)

۞ فرمان الٰہی: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ﴾(العنكبوت: ٤١) ''ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے علاوہ کارساز بنائے ہوئے ہیں، مکڑی جیسی ہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس مثال میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مشرکین کمزور ترین مخلوق ہیں، انہوں نے تو اللہ کے سوا کارساز بنائے تھے، لیکن وہ ان سے کمزوری کے علاوہ کچھ حاصل نہ کر سکے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۞ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۞﴾(مريم: ٨١-٨٢) ''انہوں نے اللہ کے علاوہ معبود بنائے، تاکہ ان کی مدد ہو سکے، لیکن وہ معبود ان کی مدد نہیں کر سکتے، عنقریب وہ (قیامت کے دن) ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہو

جائیں گے۔'' ایک مقام پر مشرک قوموں کی ہلاکت کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا: ﴿وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ﴾(هود : ١٠١) ''ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا، جب اللہ کا عذاب آیا، تو انہیں ان کے وہ معبودان باطلہ ذرا بھی بچا نہ سکے، جنہیں وہ اللہ کے علاوہ پکارا کرتے تھے، انہوں نے سوائے ہلاکت کے انہیں کچھ نہ دیا۔'' یہ چاروں مقامات قرآنی وضاحت کرتے ہیں کہ جو بھی اللہ کے سوا کسی کو قوت بڑھوتری اور مدد کے لیے دوست بناتا ہے، اسے اس سے اپنے مقصود کے برعکس نتیجہ حاصل ہوتا ہے، قرآن میں اس طرح کی اور مثالیں بھی ہیں، لیکن شرک کے بطلان، مشرک کے خسارے اور خلاف توقع نتائج کے حصول کی یہ سب سے بہترین اور واضح مثال ہے۔''

(كتاب الأمثال، ص ٢١)

❁ ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ﴾(الحجّ : ٣١)

''جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے، گویا آسمان سے گر پڑا ہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اس مثال اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے پر اس کی مطابقت پر غور کریں، اس تشبیہ میں آپ دو انداز اختیار کر سکتے ہیں؛ ایک تو یہ کہ اسے تشبیہ مرکب بنائیں، اس طرح اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے والا اس شخص سے تشبیہ دیا گیا ہے، جو خود اپنی ہلاکت کا ایسا سبب بنا کہ اب بچاؤ کی صورت نہیں، اسے آسمان سے گرنے والے کی صورت

میں پیش کیا گیا ہے، پرندے اسے فضا میں ہی جھپٹ لیتے ہیں، اپنے پیٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈال لیتے ہیں، یا تیز تند ہوا اسے دور کے بیابان میں پھینک دیتی ہے، اس صورت میں آپ کو تشبیہ کے ہر فرد کو مشبہ بہ کے ہر فرد سے موازنہ کر کے نہیں دیکھنا پڑے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اسے تشبیہ مفرق بنائیں، چنانچہ مشبہ اور مشبہ بہ کا ہر فرد ایک دوسرے کے مقابلے میں لایا جائے گا، اس طرح ایمان وتوحید کو شرف اور بلندی و وسعت میں آسمان سے تشبیہ دی گئی ہے جو اوپر چڑھنے اور نیچے اترنے کی جگہ ہے، اور ایمان وتوحید کے مخالف کو آسمان سے نیچے گرنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے، جہاں سخت تنگی ہے، پے در پے تکالیف ہیں اور ان پرندوں کو جو اسے نوچتے ہیں، ان کو ان شیاطین کی صورت میں پیش کیا گیا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ انہیں ان کی ہلاکت کی جگہوں کی طرف جوش دینے کے لیے بھیجتا ہے، چنانچہ ہر شیطان کا اس کے دین اور دل میں حصہ ہوتا ہے، جیسے ہر پرندے کا اس کے گوشت میں حصہ ہوتا ہے اور وہ ہوا جو اسے دور کی جگہ میں پھینکتی ہے، اس کی وہ خواہش ہے، جو اسے اپنا آپ آسمان سے نیچے اور دور ترین جگہ میں پھینکنے پر آمادہ کرتی ہے۔''

(كتاب الأمثال، ص ٤٦)

شرک سب سے بڑا ظلم ہے:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾(لُقمان : ١٣)

''یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

❁ ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ﴾(يُونُس: ١٠٦)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ ایسی ہستیوں کو مت پکارو، جو آپ کو نہ نفع دے سکتی ہیں، نہ نقصان۔ اگر آپ نے ایسا کیا، تو آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔''

❁ شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ نے شرک کو ظلم عظیم قرار دیئے جانے کی توجیہ بڑے عمدہ پیرائے میں بیان کی ہے، لکھتے ہیں:

''شرک کے ظلم عظیم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر قبیح اور رسوا کوئی نہیں ہوسکتا، جو مٹی سے پیدا کی گئی چیز کو جہانوں کے مالک کے برابر کر دے، جو کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، اسے ہر چیز پر مختار کے برابر کر دے، جو ہر طرح سے فقیر اور ناقص کو ہر لحاظ سے کامل و غنی رب کے برابر کر دے، جو کسی ایک کو ذرہ دینے کی ہمت نہیں رکھتا، اسے تمام مخلوقات کو دینی و دنیوی، اخروی اور جسمانی و روحانی ہر طرح کی نعمتیں اکیلے دینے والے اور ہر برائی کو اکیلے دور کرنے والے کے برابر کر دے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی ظلم ہے؟ اور کیا اس سے بڑھ کر کوئی ظلم ہے کہ جسے اللہ نے اپنی عبادت و توحید کے لیے پیدا کیا، وہ اپنی پاکیزہ جان کو گھٹیا ترین مرتبے میں ڈال دے؟''

(تفسير السّعدي: ٢/١٥٥-١٥٦)

❁ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يُّرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾

(الحَجّ : ۲٥)''جو بیت اللہ میں ظلم کے ساتھ الحاد کا ارادہ کرے گا۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هُوَ الشِّرْكُ مَنْ أَشْرَكَ فِي بَيْتِ اللّٰهِ عَذَّبَهُ اللّٰهُ .

''ظلم سے مراد شرک ہے، جو شرک بیت اللہ میں کرے گا، اللہ اسے (سخت ترین) عذاب دے گا۔''

(تفسیر عبد الرّزّاق : ۳٤/۳، وسندهٗ صحیحٌ)

شرک کبیرہ گناہ ہے:

اللہ کے ساتھ شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے صرف اسے ایسا گناہ قرار دیا، جسے وہ معاف نہیں کرے گا۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ : الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ .

''سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچیں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا:

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک

۲۔ جادو

۳۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنا

۴۔سود کھانا

۵۔یتیم کا مال کھانا

۶۔لڑائی میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جانا

۷۔پاکدامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔‘‘

(صحيح البخاري : ٢٧٦٦، صحيح مسلم : ٢٨٧٤)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْكَبَائِرُ؛ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ.

’’یہ گناہ کبیرہ ہیں؛ شرک، والدین کی نافرمانی، ناحق قتل اور جھوٹی قسم۔‘‘

(صحيح البخاري : ٦٦٧٥)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رحمہ اللہ سے کبیرہ گناہوں کی بابت پوچھا، تو فرمایا:

اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ بِغَيْرِ حَقِّهَا، وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالْبُهْتَانُ، قَالَ : وَيَقُولُونَ : أَعْرَابِيَّةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : فَالسِّحْرُ؟ قَالَ : إِنَّ الْبُهْتَانَ يَجْمَعُ شَرًّا كَبِيرًا.

’’اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک، ناحق قتل، لڑائی کے دن بھاگنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، سود خوری، بہتان اور بعض ہجرت کے بعد اسی علاقے میں لوٹ آنے کو بھی کبیرہ گناہوں میں شمار کرتے ہیں، ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد

بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جادو (کبیرہ گناہ نہیں)؟ فرمایا: بہتان میں بہت سی برائیاں داخل ہیں۔''

(تفسیر الطّبري : ۹۱۸۳، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ زید بن اسلم رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾(النّساء : ۳۱) ''اگر تم بڑے بڑے ممنوع کاموں سے رک جاؤ، تو ہم چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مِنَ الْكَبَائِرِ؛ الشِّرْكُ، وَالْكُفْرُ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ الْأَوْلَادِ، وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا أَوْ صَاحِبَةً، وَمِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْقَوْلِ الَّذِي لَا يَصْلُحُ مَعَهٗ عَمَلٌ، وَأَمَّا كُلُّ ذَنْبٍ يَصْلُحُ مَعَهٗ دِينٌ وَيُقْبَلُ مَعَهٗ عَمَلٌ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغْفِرُ السَّيِّئَاتِ بِالْحَسَنَاتِ .

''کبیرہ گناہوں میں سے شرک، اللہ کی آیات اور اس کے رسولوں کا انکار، جادو، اولاد کا قتل، اللہ کی اولاد یا بیوی ہونے کا دعویدار ہونا وغیرہا شامل ہیں۔ اسی طرح وہ اعمال اور اقوال، جن کی وجہ سے کوئی عمل قبول نہ ہو۔ البتہ ہر وہ گناہ، جس سے دین درست رہے اور اعمال قبول ہوں، ایسے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں کی وجہ سے معاف فرما دیتا ہے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : ۹۳٤/۳، وسندهٗ حسنٌ)

شرک فتنہ ہے:

۞ قتادہ رحمہ اللہ فرمان الٰہی : ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾(البقرة : ١٩١) ''فتنہ قتل سے بھی سخت ہے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتَلِ .

''شرک قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔''

(تفسیر عبد الرّزّاق : ١/٧٣، وسندهٗ صحیحٌ)

۞ ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾(البقرة : ١٩٣) ''فتنے کے خاتمہ تک ان سے قتال کرو۔'' کی تفسیر میں بھی آپ نے فتنہ سے مراد شرک لیا ہے۔

(تفسیر عبد الرّزّاق : ١/٧٣، وسندهٗ صحیحٌ)

۞ امام طبری رحمہ اللہ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ جو مشرک آپ سے لڑتے ہیں، آپ بھی ان سے لڑیں، یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے۔ یعنی اللہ کے ساتھ شرک ختم ہو جائے، اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ بتوں، معبودان باطلہ اور تھانوں کی پوجا ختم ہو جائے اور عبادت و اطاعت خالص اللہ کے لیے رہ جائے۔''

(تفسیر الطّبري : ٢/٢٠٠)

۞ قتادہ رحمہ اللہ فرمان الٰہی : ﴿حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا﴾(محمّد : ٤) ''یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے۔'' میں جنگ سے مراد شرک لیتے ہوئے فرماتے ہیں:

حَتّٰى لَا يَكُونَ شِرْكٌ . ''یہاں تک کہ شرک باقی نہ رہے۔''

(تفسیر عبد الرّزّاق : ٣/٢٢١، تفسیر الطّبري : ٣١٣٥٥، وسندهٗ صحیحٌ)

شرک ناقابل معافی جرم ہے:

اگر شرک کا مرتکب اپنی زندگی میں توبہ نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ اس کا یہ جرم معاف نہیں فرمائے گا، بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جلتا رہے گا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيمًا﴾(النّساء : ٤٨)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا، معاف کردے گا، جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے (اللہ پر) بہت بڑا بہتان باندھا۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾

(المائدة : ٧٢)

''یقیناً جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے، (بغیر توبہ کے مر جائے، تو) اس پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک جب اپنے شرک پر مر جائے، تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوگا، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جیسے چاہے معاف کر دے گا، البتہ گناہگار مسلمان جو مشرک نہیں ہونگے، وہ اس کی مشیت کے تحت ہوں گے، جسے چاہے گا، معاف کردے گا اور جسے چاہے گا، عذاب دے گا۔''

(فتح القدیر : ۵۴۹/۱)

دراصل شرک تمام نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الأنعام : ۸۸)

''اگر (بالفرض مذکورہ اٹھارہ) انبیا بھی شرک کرتے، تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

شرک کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور سابقہ اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں، تو نجات کیسے ممکن ہے؟

❁❁❁❁❁❁❁